نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جمادی الاول ۱۴۰۹ھ دسمبر ۱۹۸۸ء

سلسلۂ اشاعت ۱۱

سرپرست اکابر:

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مولانا محمد اسحٰق صدیقی مدظلہ

مولانا حکیم محمود احمد ظفر مدظلہ

مولانا محمد عبداللہ مدظلہ

مولانا عنایت اللہ چشتی مدظلہ

مولانا محمد عبدالحق مدظلہ

رفقائے فکر

حضرت سید انور حسین نفیس زیدی مدظلہ

سید عطاء المحسن بخاری

سید عطاء المؤمن بخاری

سید عطاء المہیمن بخاری

سید محمد کفیل بخاری

سید عبدالکبیر بخاری

سید محمد ذوالکفل بخاری

سید محمد ارشد بخاری

سید خالد مسعود گیلانی

عبداللطیف خالد ○ احمد جنجوا

عمر فاروق عمر ○ محمود شاہد

قمر الحسنین ○ بدر منیر احرار

اس شمارے میں

★

دل کی بات ۲

الیکشن کے نتائج (تجزیہ) قمر الحسنین قمر ۵

سیدنا معاویہؓ اور ان کے ناقدین

از سید عطاء المحسن بخاری ۱۲

قلمی بے راہ روی کا ایک نیا نمونہ

از مولانا محمد عبداللہ ۲۰

حضرت مسیح علیہ السلام کا یومِ ولادت

از مولانا محمد عبدالحق ۳۴

ضرورتِ نبوت — حکیم محمود احمد ظفر ۳۸

تلخ و شیریں — مولانا محمد عبدالحق ۴۲

ملک عبدالغفور انوری رحمۃ اللہ علیہ

محمد حسن چغتائی ۴۷

آئندہ شمارہ سے

زرِ سالانہ : -/۴۵ روپے

فی پرچہ : -/۴ "

★

رابطہ : مدرسہ معمورہ

دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان

◎ فون ۷۲۸۱۳

قیمت: -/۳ روپے ◎ سالانہ -/۴۵ روپے

(آئندہ شمارہ سے)

دل کی بات

"سلطانئ جمہور کا آیا ہے زمانہ"

پاکستان پیپلز پارٹی نے انتخابی معرکہ سَر کر کے عنانِ اقتدار سنبھال لی ہے اور اس کے ساتھ ہی ساکنانِ پاک سرزمین کو ایک "آئینی و جمہوری" اور "فلاحی و اسلامی" رنگ میں رنگی ہوئی اور "آزادانہ" "منصفانہ" "غیر جانبدارانہ" انتخابات کی چھلنی سے چھنی ہوئی ایک عدد نیک، صالح اور خیر خواہانہ، برخوردارانہ اور خدمتگارانہ ـ تماشں کی "عوامی امنگوں کی ترجمان" حکومت نوشش آگئی۔

حزبِ اقتدار اپنے "بانگ بگ" دعوؤں کی ضرب کاری سے بتانِ حزبِ اختلاف کو "پاش پاش" کرنا چاہتی ہے۔ لیکن بظاہر اس قسم کی کوششیں رائیگاں اور کاوشیں اکارت ہوئی جاتی ہیں کہ بہت سے لوگوں کے نزدیک پی۔ پی کے بہت سے دعوے محلِ نظر ہیں مثلاً

ا۔ کُل رجسٹرڈ ووٹوں کا صرف سولہ فی صد (۱۶٪) حاصل کرنیوالی پارٹی آخر "چاروں صوبوں کی زنجیر" کیسے مان لی جائے؟ اور کیوں؟

ب۔ ڈالے گئے ووٹوں کا صرف انتالیس فی صد (۳۹٪) حاصل کرنے والی پارٹی، بھلا کیونکر "پاکستان کی تقدیر" بن جائے؟

لیکن ـــ پی پی کے پاس اس کا جواب باصواب بلکہ جواب لاجواب بھی کچھ کمتر نہیں اور اس نے اپنے سارے "کیسے" اور "کیوں" کا سامنا کیا اور

ع زلفوں کو رُخ پہ ڈال کے جھٹکا دیا کہ "یوں"!

ہمیں بھلا اِس "جمہوری تماشا میں" دخل در معقولات" کا شوق کیوں چرانے لگا کہ ہم نہ تو حزبِ اقتدار کیلئے بُغض و عناد کی آگ سے جھلسے جاتے ہیں اور نہ حزبِ اختلاف کے لئے پیار و ہمدردی کی پھواریں بھیگے جاتے ہیں۔

ھم کیا ہیں؟ کیا کیا چاہتے ہیں؟ کیا کیا جانتے ہیں؟ اور کیا کر گزرنا جانتے ہیں؟ ـــ یقیناً اِس سے "تازہ واردانِ بساطِ نو" بھی بخوبی واقف ہیں۔ اِسلئے اِن صفحات کے ذریعے حکومتِ وقت سے اوّلین رابطہ حتی المقدور مثبت انداز میں کر رہے ہیں۔ اور اربابِ حکومت کی توجہ۔ اُن کے حالیہ اقدامات کے گھمبیر عواقب و نتائج کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ پہلے توجہ طلب امور کے کچھ جلی عنوانات ـــ کہ جن کے مطابق؛

- چار برس کی قانونی بندش کے بعد، خوگرِ دشنام و الزام، قادیانی روزنامہ "الفضل" کی دوبارہ اشاعت
- چار برس کی بندش کے بعد قادیانیوں کے "سالانہ تبلیغی جلسہ" کے ماہ دسمبر میں انعقاد کی تیاریاں

- و مرزا طاہر کی پاکستان واپسی کیلئے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی پُراسرار سرگرمیاں
- و مارچ ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں کی طرف سے ربوہ میں "صد سالہ جشنِ احمدیت" منانے کا اعلان
- و چھ قاتل مرزائیوں کی سزائے موت کی منسوخی

یہ سب وہ "ھدایا و تحائف" ہیں جو "نمائندہ عوامی و جمہوری حکومت" کے مبارک ہاتھوں مرزائیوں کو مرحمت ہوئے ہیں۔ کیا ہمیں پیپلز پارٹی کے بزرجمہروں کو اب بتلانا ہوگا کہ قادیانی اُمتِ مرتدہ کے عزائم کیا ہیں؟ اور ان کے حالیہ اقدامات سے ان سامراجی ایجنٹوں، فرنگی کاسہ لیسوں، یہودی ٹاؤٹوں اور بین الاقوامی سازشیوں کو کیا کیا مفادات اور سہولیات حاصل ہوں گی؟

آئین اور اصول و روایات کی پابندی و سربلندی اور پاسداری و عمل داری کے دعوے اگر صرف نعرے نہیں تو پھر پی پی حکومت کے لئے سیدھا سادا راستہ یہی ہے کہ وہ اِن اُمور کی طرف توجہ دے۔ مرزائیوں کی جملہ اشاعتی، دعوتی، تبلیغی کارروائیوں میں دین دشمنی اور وطن دشمنی اور مسلمانوں کی دل آزاری کے ہزار سامان موجود ہیں اِس لئے اُن پر عائد پابندیاں مزید مؤثر بنائی جائیں اور چھ مرزائی قاتلوں کی سزائے موت پر جلد از جلد عمل درآمد کیا جائے۔ اِن میں سے دو مرزائیوں نے ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا تھا جب کہ چار مرزائیوں نے سکھر میں، ایک مسجد میں بم مار کر غازی شہید کر دیے تھے۔ روزنامہ جنگ لاہور (۲؍ دسمبر ۱۹۸۸ء) کی ایک خبر کے مطابق اِس وقت پاکستان بھر میں صرف یہی چھ قیدی، سزائے موت کے منتظر ہیں اور ان کی اپیلیں وغیرہ بہت پہلے نمٹائی جا چکی ہیں۔ ایسے میں، سیاسی و اخلاقی قیدیوں کیلئے عمومی رعایت کی آڑ میں، ان چھ بدبخت قاتلوں کا بچاؤ صریحاً مرزائی نوازی کے زُمرے میں آتا ہے اور اپنی ذمہ داریوں سے پی پی کی "مجرمانہ غفلت" کا کھلا اظہار!

کیا پیپلز پارٹی — اِن ابتدائی ایام میں ہی اپنی حکومت کو ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت، ۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت اور ۱۹۷۷ء کی تحریکِ نظامِ مصطفےٰ جیسی ایک اور تحریک کی نذر کرنا پسند کرے گی؟ ہمارے نزدیک پی پی کی اعلیٰ قیادت یقیناً یہ شعور رکھتی ہے کہ اُن کی حکومت کے یہ دن ابھی پھلنے پھولنے کے ہیں نہ کہ کھل کھیلنے کے! اِس لئے ۱۹۸۸ء کو ۱۹۷۷ء مت بنائیے۔ پاکستان کے باسیوں کی عظیم اکثریت، ناموسِ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف میلی نگاہ سے دیکھنے والوں کیلئے اپنے دل میں کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتی اور ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ عالمی مجلسِ احرارِ اسلام اور تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے پلیٹ فارم سے صورت حال کا حقیقی رُخ دکھاتے ہوئے پی پی کو عاقبت اندیشی سے کام لینے کی تنبیہہ کریں۔ ہمارا "حکومتِ وقت" سے صرف اسی قدر